رسائل ومسائل

مسئلہ جبر وقدر: چند الجھنیں

سوال: فرض کیجیے کہ ایک شخص نہایت نیک اور پرہیزگار ہے اور وہ اپنی ساری عمر خدا کی بندگی اور اطاعت میں گزارتا ہے مگر موت کے قریب وہ ایک سخت جان لیوا بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور تکلیف کی شدت اس قدر بڑھ جاتی ہے (آخر ہر انسان کی برداشت کی ایک حد ہے) کہ وہ نعوذ باللہ کفریہ کلمات کہنے لگتا ہے اور اسی پر اُس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف ایک ایسا شخص ہے جس کی ساری عمر گناہوں میں گزری اور جس نے کبھی بھولے سے بھی کوئی نیک کام نہیں کیا۔ اُس کی موت کے بالکل قریب اُسے کسی ذریعے سے ہدایت مل جاتی ہے اور اُس پر اُس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ مذہبی عقیدے کے مطابق پہلا شخص جہنمی، جب کہ دوسرا جنتی ہے۔ کیا یہ ناانصافی نہیں ہے کہ ساری عمر کی غلامی کو محض ایک نافرمانی پر نظرانداز کر دیا جائے اور دوسری طرف ساری عمر کی نافرمانی کو محض چند لمحات کی اطاعت کی وجہ سے معاف کر دیا جائے؟

میرے ذہن میں جبر وقدر کے مسئلے کے حوالے سے چند اُلجھنیں ہیں۔ اس ضمن میں چند سوالات درج ذیل ہیں:

۱- قرآن وحدیث کے مطابق انسان کو اِس دنیا میں عمل کی آزادی عطا کی گئی ہے جس کا حساب اُسے آخرت میں دینا پڑے گا۔ انسان کو ارادے کی آزادی ہے اور اُس کی جواب دہی آخرت میں ہوگی تو مختلف اقوام کو سزا اسی دنیا میں کیوں دی گئی؟

۲- ایک شخص آسودہ حال ہے اور وہ نیک اور پرہیزگار ہے۔ دوسری طرف ایک شخص کو زندگی بھر مصائب و آلام کا سامنا ہے اور قدم قدم پر وہ سخت آزمایش سے دوچار ہوتا ہے۔ اس کے لیے ایمان لانا، ارکانِ دین پر عمل کرنا اور نیک زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔ اگر وہ کسی نہ کسی طرح اس میں کامیاب ہوجاتا ہے تو آخرت میں اُسے بھی اُس جنت کا انعام دیا جائے گا جو پہلی قسم کے شخص کو دیا گیا۔ کیا یہ صریح ناانصافی نہیں ہے؟

۳- ایک سوال جو بظاہر سب سے سادہ لیکن درحقیقت سب سے پیچیدہ ہے وہ یہ ہے کہ خدا نے ہمیں اِس دنیا میں کیوں بھیجا ہے؟ ہماری تخلیق کیوں کی گئی ہے؟ کیا محض اس لیے کہ وہ یہ دیکھ سکے کہ کون اُس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نہیں اور پھر پہلی قسم کے لوگوں کو ہمیشہ کے لیے خوشیوں اور رحمتوں بھری جنت اور دوسری قسم کے لوگوں کو ہمیشہ کے لیے بھیانک آگ میں جلا سکے؟

جواب: تقدیر کے مسئلے میں آپ کو جو اُلجھن پیش آئی ہے، اس کی تین وجوہ ہیں:

ایک یہ کہ آپ نے صرف جزا و سزا کے پہلو پر نظر ڈالی ہے۔ یہ نہیں سوچا کہ انسان کو جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہوئی ہیں، اتنی قیمتی ہیں کہ دنیا کے تمام انسان، تمام حکومتیں، تمام ڈاکٹر، تمام اطبا اور تمام دولت مند جمع ہوکر اپنی ساری قوتیں، صلاحیتیں اور اموال بھی صرف کریں تو وہ سب مل کر انسان کو دل و دماغ اور دوسری جسمانی قوتیں نہیں دے سکتے اور نہ زندگی کی نعمت سے سرفراز کرسکتے ہیں۔ تب ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی کتنی مدت کی عبادت اور اطاعت لازم آتی ہے اور کیا کوئی بھی انسان اس کی عطا کردہ زندگی کا حق ادا کرسکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اگر انسان ساری زندگی اللہ کی عبادت میں گزار دے، تب بھی وہ سابقہ نعمتوں کا حق ادا نہیں کرسکتا چہ جائیکہ وہ اس پر جنت کا حق دار ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کو بھی نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ہاں، میں بھی جنت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے داخل ہوں گا۔ اس لیے اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ جنت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ تب وہ آدمی جو ساری عمر اسلام پر قائم رہا آخر میں اللہ کی طرف سے سخت تکلیف

آئی تو وہ زندگی بھر کی نعمتوں کو بھول کر تھوڑے عرصے کی تکلیف سے، جو آخرت کی دائمی راحتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، دین سے بیزار ہوگیا تو وہ جنت کا کیسے مستحق ہوسکتا ہے؟

رہی یہ بات کہ جب ارادے کی آزادی حاصل ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں سزا کیوں دیتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ارادے کی آزادی بے شک اللہ تعالیٰ نے دی ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اگر آدمی اپنے ارادے کو غلط استعمال کرتا رہے تو اس کو دنیا میں کھلی آزادی دے دی جائے کہ وہ لوگوں کے حقوق پر ڈاکے ڈالتا رہے، لوگوں کو قتل کرتا رہے اور اہلِ ایمان اور انبیا کو اذیتیں پہنچاتا رہے۔ اگر اس طرح سے آزادی دے دی جائے تو پھر دنیا ظلم سے بھر جائے۔ ایمان و اسلام والے دنیا میں زندہ نہ رہ سکیں۔ دنیا نمرودوں، فرعونوں، قارونوں اور ہامانوں سے بھر جائے۔ آج جو ظلم کفار اور ان کے اتحادیوں نے برپا کیا ہے، وہ برپا رہے اور ایمان والے ذلیل و خوار ہوجائیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلتِ عمل کے بعد پکڑے تاکہ اہلِ ایمان خوش ہوجائیں اور انھیں سکون ملے۔ یہ بات معقول ہے۔ قرآن پاک بیان کرتا ہے کہ ''ان قصوں میں دانش مندوں کے لیے عبرت ہے''۔

دوسری چیز جو آپ نے نظرانداز کی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے اور اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ دوزخ میں وہی جائے گا جو خود دوزخ میں جانا چاہتا ہے۔

تیسری چیز جسے آپ نے نظرانداز کیا ہے وہ یہ کہ ہمارا علم ناقص ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم، علمِ محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس کی بندگی کریں، اپنے ارادے اور اختیار سے وہ اللہ پر ایمان لائیں اور جنت میں جائیں۔ اگر کفر کریں تو دوزخ میں جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو جو انسان کا خالق و مالک ہے، حق ہے کہ انسانوں کو آزمائے، جنت اور دوزخ میں داخل کرے جب کہ وہ نبیوں، رسولوں اور کتابوں کے ذریعے انسان پر اتمامِ حجت کرچکا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام بھیجے۔ انھوں نے انسانوں کو دوزخ سے بچانے کے لیے دوڑ دھوپ کی، تکلیفیں اٹھائیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی ضد اور عناد کی وجہ سے ایمان نہ لائے بلکہ کفر پر قائم رہے، اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے پر تلا رہے تو پھر اس کی جگہ دوزخ ہی ہونی چاہیے۔

آخری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کے سامنے جواب دہ نہیں ہے۔ قیامت کے روز